حاشیے پر پڑے ہوئے لوگوں کا کبھی کوئی پرسان حال نہ رہا: چندر بھان خیال

ساہتیہ اکادمی، دہلی اور میاسی اردو اکیڈمی کے زیر اہتمام ایک روزہ سمپوزیم کا انعقاد

ساجد حسین ندوی

ساہتیہ اکادمی اور میاسی اردو اکیڈمی چنئی کے زیر اہتمام ایک روزہ سمپوزیم بعنوان "حاشیائی اردو ادب اور شعری نشست" کا انعقاد میاسی کیمپس میں بتاریخ 19 ستمبر 2024 کو ہوا۔ جس میں ملک کے نامور ادبا اور شعرا نے شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز کالج کے طالب علم محمد سید خالد حسین کی تلاوت کلام پاک سے ہوا اور محمد سہیل شریف نے ہدیۂ نعت رسالت مآب ﷺ میں پیش کیا۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر فیاض احمد اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو میاسی کالج نے انجام دیے۔ میاسی اردو اکیڈمی کے کنوینر جناب محمد روح اللہ صاحب نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے تمام مہمانوں کا استقبال کیا اور حاشیائی اردو ادب پر مختصر روشنی ڈالی۔

ساہتیہ اکادمی، دہلی کے اردو ایڈوائزری بورڈ کے کنوینر جناب چندر بھان خیال صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا: ہندوستان میں تقریباً 80 فیصد پسماندہ طبقہ ہے اور اس میں سے کچھ ایسے ہیں جو برسوں سے حاشیے پر ہیں۔ ان کا کوئی پرسان حال صاحب ہے اور اس سے پہلے کوئی ہوا۔ انھوں نے کہا کہ اردو ادب میں حاشیہ پر ہم چند لوگ سب سے پہلے ان کی آواز بلند کی پھر ترقی پسند تحریک کے بعد بہت سے شعرا اور ادبا نے ان کو اپنا موضوع بنایا۔

میاسی کے معتمد اعزازی جناب الیاس سیٹھ صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میاسی اپنے قیام اول سے ہی اردو کی ترقی کے لیے کوشش کر رہا ہے اور آئندہ بھی کرتا رہے گا۔ انھوں نے مزید کہا کہ میاسی نے اردو کو گھر گھر پہنچانے کا عزم کیا ہے اور اس عزم کو پورا کرنے کے لیے تحریری 2024 میں فری آن لائن اردو کلاسیس کا آغاز کیا گیا جس سے ملک و بیرون ملک کے 500 سے زائد طلبا و طالبات اور عمر دراز مرد و خواتین مستفید ہو رہے ہیں اور اردو زبان سیکھ رہے ہیں۔

بنگلور سے تشریف لائے مہمان اعزازی مشہور شاعر جناب ماہر منصور صاحب نے شاعری کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یوں تو ہندوستان میں بہت سے طبقات ایسے ہیں جو حاشیے پر ہیں لیکن سب سے زیادہ جن کو نظر انداز کیا گیا ہے وہ دلت طبقہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ ان سے ملاقات کر کے میں نے ان کی باتیں سنیں اور ان کے درد و کرب کو محسوس کیا اور ان کے بہت سے کلام اشعار کا اردو میں ترجمہ بھی کیا ہے۔

میاسی اردو اکیڈمی کے کو کنوینر اور ساہتیہ اکادمی کے اردو ایڈوائزری بورڈ کے ممبر جناب اے محمد اشرف صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ: پچھڑے اور پسماندہ لوگوں کو ہمیشہ سے ہی نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ آج یہ سمپوزیم اس لیے بھی اہمیت کا حامل ہے کہ آج سے قبل شہر مدراس میں اس موضوع پر کبھی کوئی سمپوزیم منعقد نہیں ہوا۔ انھوں نے مزید کہا کہ اردو ایک ایسی زبان ہے جس نے ہر طبقہ کی آواز بلند کی ہے اس لیے ہمیں چاہیے کہ اس زبان کو خود بھی پڑھیں اور اپنے بچوں کو بھی اردو سے واقف کرائیں کیونکہ اردو میں جہاں شاعری اور ادبی لٹریچر موجود ہے وہیں اس میں مذہبی سرمایہ بھی بہت زیادہ مقدار میں ہے۔

اس افتتاحی پروگرام کے بعد مقالات کے سیشن کا آغاز ہوا جس کے پہلے سیشن کی صدارت ڈاکٹر امان اللہ ایم بی صاحب نے کی جبکہ ڈاکٹر سید اسد اللہ، ڈاکٹر غضنفر اقبال، ڈاکٹر شکیلہ غوری اور ڈاکٹر طیب خرازی نے حاشیائی اردو ادب کے حوالے سے مختلف انداز میں اپنے اپنے مقالے پیش کیے۔ دوسرے سیشن کی صدارت ڈاکٹر محی الدین قاسم نے کی جس میں ڈاکٹر فیاض احمد، پروفیسر ساجد حسین، پروفیسر سید باقر عباس اور پروفیسر سید طیب حسین نے اپنے اپنے مقالے پیش کیے۔ اخیر میں شعری نشست منعقد ہوئی جس کی صدارت چندر بھان خیال صاحب کی اور ملک کے نامور شعرا نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ جس میں قابل ذکر [illegible] کے نام شامل ہیں۔ اخیر میں ساجد حسین نے تمام مہمان کرام کا شکریہ ادا کیا اور یہ ایک روزہ سمپوزیم اختتام پذیر ہوا۔